



ضمیر حاضر۔ ضمیر غائب

بزم فکر تو ایسے گھم و دو مسائل کے بارے میں مدد و آپ کے تحت ہر سال پاکستان اور دنیا کے گوشے گوشے سے اہل فکر اور دانشوروں کو کوہن
تائیں مدد کو کرتی ہے۔ جناب سید نصیر جعفری 1995 میں بزم آ کی دعوت پر پرنسپل ٹیچنگ لیسٹ اور ایسے پندرہ روزہ پیام کے
دوران اپنا سفر نامہ لکھنے سے نہیں بھی تکرر کرتے رہے۔ انہوں نے یہاں لکھنے والے پاکستانیوں کے مسائل کا باریک بینی سے مشاہدہ کیا اور
ان مسائل کو حکومت پاکستان تک پہنچانے کا بیڑا ڈھریٹے۔ سفیر پاکستان و سویڈن سے متعلق ان کے لکھے نکلوان کو شایانہ احتمال فکر
اور شکر کے ساتھ فارغین کی خدمت میں پیش کرتا ہے

کوہن، ہیگن میں ہماری پارلیمنٹ

(۱۴ اگست - کوہن، ہیگن)

ہمارے علاقے دینہ (ضلع جہلم) کے بھی چند لوگ یہاں مقیم ہیں۔ انہوں نے یہاں انجمن بہبود مریضاں (دینہ) کے نام سے ایک ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ جس کے تحت ایک ہسپتال دینہ میں قائم ہے۔ جس میں غیریب مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ خود ہمارے گاؤں کے ڈاکٹر شیر اس ہسپتال سے وابستہ ہیں۔ ہمارے علاقے میں اس ہسپتال کی حیثیت ایک چشمہ فیض کی سی ہے۔ میں گھنٹا تو تھا کہ اس کے بانی حاجی محمد اقبال صاحب سمندر پار کے کسی ملک میں ہوتے ہیں جمعہ کی نماز میں جب حاجی صاحب سے ملاقات ہوتی تو یہ معلوم کر کے کہ دینہ کے علاقے کو سیراب کرنے والے، چشمہ فیض، کا سر چشمہ بحرہ بالٹک ہی سے پھوٹا ہے۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ سچ یہ ہے کہ ان لوگوں کی لگن اور اخلاص نے دینہ کا نام دنیا میں روشن کر دیا ہے۔ پروگرام میں آج یہاں کی چند لکری اور سماجی تنظیموں کی طرف سے ہمارے اعزاز میں ایک استقبال شامل تھا۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ تنظیم اسلامی - رجسٹرڈ اور ادارہ ریڈیو ہم وطن کے علاوہ انجمن بہبود مریضاں دینہ بھی ہمارے میزبانوں میں شامل ہے۔ مگر جب استقبال انٹرنیشنل سکول کے ایوان میں اس انجمن کے طفرے

کو آویزاں دیکھا اور پھر جس محبت سے حاجی محمد اقبال صاحب نے سر اجلاس اس فقیر کو گلے سے لگایا اور ہمارے بزرگوں کا تذکرہ کیا اور اس عاجز کو تحالف سے نوازا، میری تو آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں۔ خداوند کریم ان کو جزائے خیر دے اور اپنے وطن اور علاقے کی خدمت کی ہمیشہ از ہمیشہ توفیق عطا فرمائے۔ حاجی صاحب کے گافل کا نام۔ لاہڈ منارا۔ ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ ان عذات ہمارے علاقہ میں ایک مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ عوام الناس کی بھلائی کے لئے اس درویش منشف مزدور نے وہ کام کر دکھایا جو اس گاؤں کا وہ شخص بھی نہ کر سکا جو پنجاب کا گورنر بھی رہا۔

اس تقریب کا آغاز نسلم ریستوران میں عشاءت سے ہوا۔ اقبال انٹرنیشنل سکول کے بانی اور تنظیم اسلامی رجسٹرز کے روح رواں جناب حامد صدیقی ایک معروف اور بیباک صحافی ہیں۔ آج کل وہ یہاں ہفت روزہ

تکبیر، کراچی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ریڈیو ہم وطن کے حاجی غلام مصطفیٰ صاحب اور ایسٹرن ٹیلی وژن کے جناب شاہد باری خان اور چند دوسرے اصحاب نے اپنے کلمات تحسین سے جہاں اس عاجز اور جناب جمیل یوسف کی حوصلہ افزائی فرمائی وہاں ہمیں گفتگو کے دوران یہ علم بھی ہوا کہ پاکستانیوں کی مختلف اجماعیں اس دیار غیر میں اپنے دین اور وطن کی کتنی گرانقدر خدمت بجالا رہی ہیں۔ میں نے جب اپنے کلمات تشکر میں یہ کہا کہ مجھے اس اجتماع پر یہ گمان ہو رہا ہے جیسے

میں۔ یہاں اپنے وطن کی پارلیمنٹ کے حضور حاضر ہوں تو اس میں کچھ مبالغہ نہ تھا۔ سفارتخانہ پاکستان کے لیبر اتھاشی راجہ منصور بھی اس اجلاس میں موجود تھے۔ دوپہر کا کھانا اپنے عزیز سید افضل علی اور عزت کے ہاں تھا۔ افضل کے چچا سید ناظم حسین شاہ آج کل پنجاب میں وزیر ہیں۔ اس ضیافت کے وسیلے سے کچھ وقت اپنے خاندان کے بچوں میں گزارنے کا وقت بھی مل گیا۔ پرسوں دوپہر کا کھانا عاتکہ اور تنویر بخاری کے ہاں طے پا گیا جو کوپن ہیگن سے دور۔ کو۔ (koge) کے قصبہ میں رہتے ہیں

چند اشعار ڈنمارک کے بارے میں ہو گئے

ڈنمارک

جیسا	پارک	ایک	ڈنمارک
نہیں	غبار	مگر	مٹی ہے
ہسی	سوار	سائیکل	آدمی
نہیں	سوار	کوئی	آدمی پر
حکمرانی	طرز	خوب	کیا
نہیں	شہریار	ہے	شہر
منشا	کا	خدا	پورا کیا
نہیں	وقار	بے	انسان
زادہ	شاہ	بھی	پایادہ
نہیں	افتخار	وجہ	کار
بوسا	جواب	کا	بوسے
نہیں	ادھار	-	سودا